## 750 ـ یہ تو بعینہ سود ہے

**سوال**

ایك شخص نے کسی بنك سے بغیر فائدہ کے قرض حاصل کرنا چاہا کیونکہ فائدہ سود شمار ہوتا ہے، لیکن اس بنك کے ایك ذمہ دار نے اسے یہ کہا کہ: جب تم سود سے دور رہنا چاہتے ہو تو آپ کے لیے یہ ممکن ہے کہ ہم سے ایك ملین کی رقم لو اور اگر آپ کے پاس طاقت ہو تو دو ملین ہمیں دے دینا ایك ملین ہمارا حق اور باقی ایك ملین کی رقم ایك سال تك ہمارے ملین کے بدلے میں ایك برس تك ہمارے پاس رہے گا اور ایك برس بعد تم اپنا ملین واپس لے لینا، تو کیا یہ سود شمار ہو گا کہ نہیں ؟ ہمیں تفصیلات فراہم کریں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

یہ بالکل اور بعینہ سود ہے، کسی بھی حالت میں یہ جائز نہیں، کیونکہ قرض کی غرض اور مقصد مسلمان شخص کی مصلحت اور اسے آسانی فراہم کرنا ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ:

" باشبہ صدقہ دو بار صدقہ کی جگہ ہے"

لہذا جب ایك برس کے لیے بنك آپ کو ایك ملین کی رقم دے تو ایك برس گزرنے کے بعد آپ قرض لیا ہوا ایك ملین واپس کریں اور اس قرض کے بدلے میں ایك ملین زیادہ دیں جو ان کے پاس ایك برس تك رہے، تو بالاتفاق مسلمانوں کے ہاں یہ حرام ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" ہر وہ قرض جو نفع لائے وہ سود ہے"

بغوی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے.

تو بنك نے آپ کو ایك ملین اس شرط پر دیا ہے کہ آپ اس کے حق سے زیادہ ایك ملین کی رقم دیں تا کہ وہ اس سے خرید و فروخت کرسکے، اور اس سے حاصل ہونے والا نفع اس ( بنك ) کے لیے خاص ہو گا، تو اس شرط نے نفع کھینچا ہے، اور مسلمانوں کے اتفاق سے یہ شرط باطل ہے، لہذا میرے بھائی آپ صرف بنك کو ایك ملین کی ہی رقم ادا کریں جو آپ نے بطور قرض حاصل کی ہے، اور اسے ایك برس تك کے لیے ایك ملین کی زیادہ رقم بالکل نہ دیں، کیونکہ علماء کرام کے اتفاق سے ایسا کرنا جائز نہیں.

لہذا بنك كو صرف اس كى رقم ہى واپس كى جائيگى كيونكہ اللہ تعالى فرماتا ہے:

اے ايمان والو! اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو اور اگر تم مومن ہو تو جو سود باقى بچ گيا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم ايسا نہيں كرو گے تو پھر اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم سے جنگ كے ليے تيار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ كر لو تو تمہارے ليے تمہارے اصل مال ہيں، نہ تو تم ظلم كرو اور نہ ہى تم پر ظلم كيا جائے گا البقرۃ ( 278 - 279 ) .